ساغر اقبالی

آخری صفحہ

☆ قیام پاکستان کے کچھ عرصہ بعد بستی باگڑ سرگانہ ضلع خانیوال میں مجلس احرار اسلام کا جلسہ تھا اور حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ اپنے ارادت مندوں کے جھرمٹ میں تشریف فرما تھے۔ ایک شخص آپ سے ملاقات کرنے کے لیے آیا اور جیب سے تسبیح نکال کر ''اللہ، اللہ'' پکارتا ہوا مصافحے کے لیے آگے بڑھا۔ شاہ جیؒ نے اُس کے ہاتھ پکڑ لیے۔ ایک بزرگ حافظ محمد حسین مرحوم بھی پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ شاہ جیؒ نے اُن کی تھیلی سے ایک لمبی تسبیح نکالنی شروع کی۔ تسبیح نکالتے جاتے اور اس شخص کی ریاکاری پر طنز کرتے ہوئے، یہ شعر پڑھتے جاتے:

لوکاں دیاں جپالیاں تے بابے دا جپال
ساری عمراں تسبیح ماری، ہک نہ پٹیا وال
چینا انج چھڑیندا یار، چینا انج چھڑیندا یار

(روایت: عبدالستار نجم ابوالخیری۔ جھنگ)

☆ خاندانِ مغلیہ کے آخری تاجدار بہادر شاہ ظفر کو جب تختِ شاہی سے اتار کر لے جانے لگے تو وہ درودیوار کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے جاتے تھے۔ محل سے نکلتے وقت آپ کی زبان سے بے ساختہ یہ شعر نکلا۔ ؎

بلبل نے آشیانہ چمن سے اٹھا لیا
اس کی بلا سے بُوم رہے یا ہُما رہے

☆ مجید لاہوری بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں چینی کی قلت تھی۔ میں کراچی میں زیرِ علاج تھا۔ انہی دنوں مجھے شوگر بھی آتی تھی۔ اس دوران، اتفاق سے حاجی لق لق کراچی وارد ہوئے۔ جب وہ لاہور واپس گئے تو انہوں نے ''زمیندار'' کے فکاہیہ کالم میں لکھا:

بخت ور ہے مجیدؔ لاہوری
جس کو گھر بیٹھے شوگر آتی ہے

☆ جناب عرش صدیقی کے آخری دنوں کی بات ہے۔ کینسر کا مرض شدت اختیار کر گیا تھا۔ صاحبِ فراش تھے۔ ایک دن بیگم نماز پڑھنے کے بعد آئیں اور چارپائی کا چکر لگانا شروع کر دیا۔ کچھ پڑھتی جاتیں اور عرش صاحب کو پھونکیں مارتی جاتیں کہ جناب عرش نے، بیگم صاحبہ کو خطاب کرتے ہوئے برجستہ کہا:

''پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا''

(روایت: جناب جاوید اختر بھٹی)